خاموش مبلغ۔ ملتان

جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا .... ناپائیدار ہوگا!

آج کل "لو میرج" کا رواج عام ہے۔ یعنی سرکاری عدالتی نکاح! پڑھی لکھی دنیا میں "جبری محبت" کا سیریل ڈرامہ نہ جانے کب ختم ہوگا؟

ذرا سوچیے تو! یہ احسان فراموشی ہی تو ہے کہ اولاد اپنے والدین کی پر خلوص محبت، شفقت، پرورش تعلیم و تربیت، خاندانی وجاہت و شرافت اور وقار کو نہایت ڈھٹائی، بے حیائی اور بیدردی سے ٹھکرا دے، توبہ، توبہ، ہزار بار توبہ۔

● غور کیجیے! جید علماء کرام سے وابستگی اور ان کی موجودگی کے باوجود اور اسلام کے عطاء کیے ہوئے بہترین خاندانی نظام اور قانون نکاح کو رد کر کے کورٹ میرج کی مجبوری اور وجوہات کیا ہیں؟ اسلحہ کی نوک پر کسی ناقص العقل سے بیان حلفی لکھوا کر نکاح نکاح کا شور، فریقین کی رضامندی اور آمادگی کا چرچا، کہاں کی دانش مندی ہے۔

آخر کار، عدالتی کارروائی۔ دولہا روپوش۔ دلہن جیل میں بند۔ کہیں دلہن روپوش اور دلہا جیل میں۔ کہیں دولہا دلہن کے ساتھ فرار۔ یہ دونوں کے لیے کانٹوں کی سیج اور میٹھا زہر ہے۔ یہ مبارکبادی نہیں خانہ خرابی کا سامان ہے۔ لمحوں کی خطا اور عمر بھر کی سزا ہے۔

کسی احسان فراموش اور نمک حرام کے سر پر سینگ نہیں ہوتے۔ وہ اپنی حماقت او بیہودہ کردار سے پہچانا جاتا ہے۔ اور پھر عذر گناہ بدتر از گناہ۔ قانون کی نظر میں اعانت جرم بھی جرم ہے۔ یہ نہ بھولنا چاہیے کہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہے اور پکڑ سخت ہے۔

ڈر اس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا

سچ ذریعہ نجات اور جھوٹ تباہی ہے .... نری تباہی

کیا یہ دیدہ دلیری دہشت گردی نہیں ہے کہ "لو میرج" کی مریضہ سے نکاح فارم پر یہ شرط لکھوائی جائے کہ اگر دولہا طلاق دے گا تو دلہن کو دولاکھ روپیہ ہرجانہ ادا کرے گا اور اگر دلہن خلع (طلاق) کا تقاضا کرے گی تو وہ دولاکھ روپیہ دولہا کو ادا کرے گی۔ مقام غور ہے کہ ایک کنگال دولاکھ روپیہ کہاں سے ادا کرے گا یا وہ کرے گی۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

ناللہ وانا الیہ راجعون

بڑوں نے سچ کہا ہے:

رب رُستے تے مت کھسے